اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"اچھے بُرے اخلاق"(part 01)

سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے والدین پر اولاد کے جو حقوق بیان کیے، ان میں یہ بھی ہے:

() علم دین خصوصاً وضو، غسل، نمازوروزہ کے مسائل توکل، قناعت، زہد، اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیا، سلامت صدورولسان وغیرہا خوبیوں کے فضائل۔ حرص وطمع، حب دنیا، حب جاہ، ریا، عجب، تکبر، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا برائیوں کے رذائل پڑھائے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۴/۴۵۴)

اعلیٰ حضرت کے اس فرمان میں، اخلاقیات وباطنی بیماریوں کے کُل 24 موضوعات بیان ہوئے:

(۱)تَوَکُّل (اللہ پاک پر بھروسہ اوریقین)(۲)حِرص وطَمَع (لالچ)(۳) قَنَاعَت (جو ملا اُس پر خوش رہنا)

(۴)حُبِّ دُنیا(دنیا کی محبّت)(۵)زُہد (دنیا سے دوری)(۶)حُبِّ جَاہ (عزّت حاصل کرنے کی خواہش)

(۷)اِخلَاص (نیک کام، اللہ کے لیے)(۸)رِیَا(اپنی عزّت بڑھانے یالوگوں سے پیسے وغیرہ لینے کے لیے نیک کام کرنا)(۹)اَمَانَت(۱۰)عُجُب (اپنی خوبیوں کو اپنا کمال سمجھنا)(۱۱)صِدْق (سچائی)(۱۲)تَکَبُّر (دوسرے کو گھٹیا سمجھنا)(۱۳)عَدل (انصاف)(۱۴)خِیَانَت (اجازت کے بغیر، امانت استعمال کرنا)(۱۵)حَیَا(دین کے حکم کے مُطابق شرم)(۱۶)کِذْب (جھوٹ)(۱۷)سَلَامَتِ صُدُور (صاف دل ہونا)(۱۸)ظُلْم (۱۹)سَلَامَتِ لِسَان (زبان کا صحیح استعمال)(۲۰)فُحش (بے شرمی کی باتیں کرنا)(۲۱)تَوَاضُع (عاجزی)(۲۲)غِیبَت (۲۳)حَسَد (۲۴)کِینَہ (دل میں نفرت ہونا)۔

حکایات:

حکایت:(1) **لکڑہارے نے کیا دیکھا؟**

ایک لکڑہارا(woodcutter) کام سے بہت بھاگتا تھا اور اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی بجائے ہر وقت

www.farzuloom.net

شکایت ہی کرتا رہتا کہ "پتہ نہیں آج اچھی لکڑی ملے گی یا نہیں، میں گھر جلدی جاؤنگا یا نہیں"جنگل میں لکڑیاں کاٹنے میں اس کا دل نہیں لگتا تھا۔ایک بار جب یہ جنگل کی طرف گیا تو اُس نے دیکھا کہ چڑیاں اپنے گھونسلوں(nests)سے باہر آئیں ان کے پاس نہ کچھ سامان تھا نہ کھانا، تھوڑی دیر اِدھر اُدھر گھومتی رہیں اور دانے کھاتی رہیں پھر جب واپس آئیں تو ان کے منہ میں بھی دانے تھے جو انھوں نے اپنے بچوں کو کھلائے۔یہ دیکھ کر اس شخص کی سمجھ میں بات آگئی کہ "مجھے بھی محنت کرنی چاہئے اور اللہ پاک پر بھروسہ(trust) کرنا چاہئے کہ وہ مجھے بھی اچھا رزق دے گا۔"

توکل(بھروسہ):

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! ہر چیز کا مالک اللہ پاک ہی ہے ہمیں اسی پر بھروسہ(trust) کرنا چاہئے۔ **فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:** اگر تم لوگ اللہ پر ایسا توکل(بھروسہ) کرو جیسا کہ اس کا حق ہے تو تمھیں اسی طرح رزق ملے، جیسے ایک پرندے کو رزق ملتا ہے،وہ صبح خالی پیٹ نکلتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتا ہے۔

(ترمذی،کتاب الزھد،۴/۱۵۴،حدیث:۲۳۵۱)

اس اچھی عادت کو اپنانے کا بہترین طریقہ!! یہ ذہن بنایئے کہ جس طرح چھوٹا بچہ ہر کام کے لیے ماں کی طرف جاتا ہے، اسی طرح ہمیں اپنے کاموں میں کامیابی پانے کے لئے اللہ پاک سے دعا کرنی چاہئے۔یہ یاد رہے بھروسہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام کاموں میں انسان اللہ پاک ہی پر یقین رکھے۔کھیت لگانے، بیج ڈالنے، فصل پر پانی ڈالنے پر خوش نہ ہو کہ بس اب میں کامیاب ہو گیا بلکہ ان کاموں کے بعد بھی یہ ذہن ہو کہ اللہ کریم ہی کامیاب کرنے والا ہے۔نیّت کیجئے کہ میں اپنے کاموں میں اللہ پاک پر بھروسہ کروں گا، اِنْ شَاءَاللّٰہ۔

حکایت:(۲) کتا اور گوشت کا ٹکڑا

ایک کتا نہر کے کنارے گوشت کا ٹکڑا لے کر جا رہا تھا راستے میں اس کی نظر نہر کے پانی پر پڑی کتے نے

جب نہر میں اپنا عکس (image) دیکھا تو سمجھا کہ شاید نہر میں کسی دوسرے کتے کے پاس بھی گوشت کا ٹکڑا ہے کیوں نا اس سے یہ چھین لیا جائے یہ خیال آتے ہی کتا نہر کے پانی کی طرف لپکا اور جیسے ہی منہ کھولا اس کے منہ کا ٹکڑا بھی نہر میں جا گرا اور یوں لالچ کی وجہ سے اسے گوشت کا ٹکڑا کھونا پڑا۔

حرص و طمع (لالچ):

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اگر ابن آدم (یعنی آدمی) کے پاس سونے کی دو وادیاں (valleys) بھی ہوں تب بھی یہ تیسری کی خواہش کرے گا (یعنی دو تو ہیں تیسری بھی مل جائے) اور ابنِ آدم (یعنی آدمی) کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، ۴/۲۲۸، حدیث: ۶۴۳۶)

ہماری ایسی عادت نہیں ہونی چاہئے کہ یہ بھی مل جائے وہ بھی مل جائے اور مل جائے۔ اپنا حصہ مل جانے کے بعد دوسرے کا حصہ مل جانے کی خواہش (wish) رکھنا (مثلاً: سب کو ایک ایک ٹافی ملی، ایک مدنی منّے نے اپنی کھالی اور خواہش ہے کہ دوسرے سے چھین لے) یہ بری عادت اور لالچ ہے۔

اس برائی سے بچنے کا بہترین طریقہ!! جو چیز آپ کے پاس ہے اس پر خوش رہیں۔ ایسوں کو دیکھیں کہ جن کے پاس آپ سے بھی کم ہے اور ایسوں کو نہ دیکھیں کہ جن کے پاس آپ سے زیادہ ہے، نیّت کیجئے اِنْ شَاءَاللّٰہ، لالچ کی عادت ختم کرینگے۔ یاد رہے کہ گناہوں کی لالچ رکھنا بری بات ہے جبکہ نیکیوں کی حرص رکھنا اچھی بات ہے۔

حکایت: (۳) کمزور گدھا اور طاقت ور گھوڑے

ایک کمزور گدھا گھاس چرتا ہوا گھوڑوں کے اصطبل (stayble) جانکلا، کیا دیکھتا ہے کہ طاقت ور گھوڑوں کی خدمت ہو رہی ہے ان کے لئے اچھے کھانے اور صفائی کا بھی نظام ہے۔ دل ہی دل میں بہت کچھ سوچتا ہوا وہاں سے چلا گیا اب گدھے کا کسی کام میں دل نہ لگتا ہر وقت گھوڑوں کے اصطبل کے خیالوں میں کھویا رہتا چند دن بعد وہاں سے گزر ہوا تو دیکھتا کہ کئی گھوڑے زخمی ہیں کسی کی ٹانگ تو کسی کی گردن پر زخم ہیں، معلوم کیا تو پتا چلا

کہ ”یہ گھوڑے جنگ کے میدان سے اسی حال میں آئے ہیں۔“گدھا یہ دیکھ کر اللہ پاک کا شکر کرنے لگا اور اسے اللہ پاک نے جو دیا ہے، اس پر راضی (satisfied) ہو گیا۔

قناعت (جو مل جائے، اُس پر راضی رہنا):

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! جتنی ضرورت (need) ہے اتنی چیز کو اپنے لیے بہت سمجھنا اچھی عادت ہے۔ اسی طرح ضرورت سے کم چیز پر صبر کرنا اچھی بات ہے۔ جو اپنی ضرورت کی چیز ملنے پر راضی رہتا ہے اس کو دوسروں کی ضرورت نہیں رہتی (کہ میرا دوست مجھے کھانا کھلائے، پڑوسی موٹر سائیکل پر بٹھائے یہ سوچ نہیں رہتی اور) وہ پُر سکون رہتا ہے۔

اس اچھی عادت کو اپنانے کا بہترین طریقہ!! یہ ذہن بنائے کہ جس کا مال جتنا زیادہ ہو گا اُسے دشمن اور چوروں کا خطرہ بھی اُتنا ہی زیادہ ہو گا اور جس کا مال جتنا کم ہو گا اس کی زندگی اُتنی آسان ہو گی۔ نیّت کیجیے کہ مجھے جو چیز ملے گی، اس پر صبر و شکر کروں گا، اِنْ شَاءَاللہ۔

حکایت: (۴) **اشرفیوں سے بھری تھیلی**

ایک بادشاہ اپنے وزیر کے ساتھ شکار پر گیا، اُس کے پاس اشرفیوں (gold coins) کی تھیلی بھی تھی جسے دیکھ کر وزیر کی نیّت خراب ہو گئی تھی۔ شکار کے دوران وزیر نے موقع ملتے ہی بادشاہ کی اشرفیوں سے بھری تھیلی چوری کر لی۔ شکار ختم ہوا تو یہ سب محل واپس آگئے، اب بادشاہ کو اشرفیوں کی تھیلی یاد آئی، جب اُسے ڈھونڈنے پر نہ ملی تو اُس نے وزیر سے پوچھا، وزیر نے جھوٹ بول دیا کہ: مجھے نہیں معلوم کہ وہ تھیلی کہاں گئی۔ بادشاہ نے اُس کی بات پر یقین کر لیا اور وزیر گھر کی طرف چلا گیا۔ راستے میں وہ ایک جگہ پر رُکا اور اشرفیاں (gold coins) گننے لگا، بالکل اُسی وقت ڈاکو وہاں پہنچ گئے، اُس سے تھیلی لی اور اُس وزیر کو قتل بھی کر دیا۔

حبِ دنیا (دنیا کی محبّت):

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ(root) ہے۔" (موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/۲۲، حدیث:۹)

جو اپنی آخرت کو پیارا رکھے اس کی دنیا میں آزمائشیں(turbulences) تو آسکتی ہیں مگر اللّٰہ کریم کی رحمت سے امید ہے کہ آخرت کی نہ ختم ہونے والی زندگی میں نعمتیں ہی نعمتیں ہونگی۔ یاد رہے کہ "دنیا کی وہ محبت (بُری ہے) جو آخرت کے نقصان کا باعث ہو۔" (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص۷۲)

دنیا کی محبت ختم کرنے کا ایک طریقہ!! سخاوت اور بھلائی کرنے (یعنی charity and kindness) سے دُنیا کی محبت دور ہوتی ہے۔ نیّت کیجیے کہ دنیا کا کیسا ہی کام ہو، نماز نہیں چھوڑیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ۔

حکایت(۵): چادر والا شخص

ایک مرتبہ کسی ملک سے کوئی بڑا آدمی، مسلمانوں کے بادشاہ سے ملنے آیا۔ اس نے لوگوں سے پوچھا کہ بادشاہ کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا "مسجد میں"۔ وہ کہنے لگا کہ ابھی تو کسی نماز کا وقت نہیں۔ وہ مسجد گیا تو مسجد میں سادہ چٹائیاں تھیں اور ایک شخص چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ وہاں نہ تو کوئی تخت، نہ کرسی، نہ پہرے والے(watchmen) لہٰذا وہ واپس آکر ان لوگوں سے کہنے لگا کہ کیا تم لوگوں نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پھر ان میں سے ایک شخص مسجد ساتھ چلا آیا اور اس چادر والے شخص کی طرف اشارہ کر کہ کہنے لگا کہ چادر والے یہ جو بیٹھے ہیں، یہی مسلمانوں کے بادشاہ ہیں۔

زہد (دنیا سے دوری):

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! ایک اچھی عادت یہ ہے کہ بندہ ہر اس چیز کو چھوڑ دے کہ جو اسے اللّٰہ پاک سے دور کرے۔ ویڈیو گیم یا موبائل کے استعمال کی وجہ سے نماز بالکل نہیں چھوڑنی چاہیے۔

ایک شخص نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: "یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

www.farzuloom.net

وَسَلَّمَ)! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کی وجہ سے اللہ پاک مجھ سے محبت کرے۔ ارشاد فرمایا: "وہ عمل جس کی وجہ سے اللہ پاک تم سے محبت فرمائے گا دنیا سے بے رغبتی ہے۔" (موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب مدارۃ الناس، ۷/ ۴۲۵، حدیث: ۳۳)

نیّت کیجیے: سادہ زندگی گزاریں گے، اِنْ شَاءَاللّٰہ۔

حکایت: (۶) بھالو اور بھیڑیا

ایک جنگل کا بادشاہ، شیر کمزور جانوروں کی مدد کرنے اور بُرے جانوروں کا شکار کرنے کی وجہ سے مشہور تھا۔ ایک بھالو (bear) شیر کو دیکھتا تو دل میں سوچتا رہتا کہ "میں بھی شیر کی طرح مشہور ہو جاؤں تو سب میری عزت کریں گے اور میرے شکار پر کوئی بھی ہاتھ نہیں ڈالے گا۔" بس اسی خیال کی وجہ سے وہ ہر وقت کسی موقع کی تلاش میں رہتا اور جنگل میں پھرتا رہتا۔ بھالو ایک مرتبہ بکری کے پاس سے گزرا تو بولا: "بکری بہن! میں بہت طاقتور ہوں جب کبھی میری ضرورت ہو تو بتانا۔" یہ کہہ کر بھالو چلتا بنا۔ ایک بار بکری کے بچے کو بھیڑیا (wolf) اٹھا کر لے گیا بکری بھاگی بھاگی بھالو کے پاس آئی اور پورا واقعہ ایک ہی سانس میں بتا دیا اب تو بھالو کے ہاتھ مشہور ہونے کا موقع آگیا تھا لہٰذا وہ بکری کے بچے کو چھڑانے چلا اور وہاں پہنچ کر بھیڑئے سے لڑ پڑا، بھیڑیئے نے اس کی خوب پٹائی لگائی سارے جنگل میں بات پھیل گئی کہ بھالو نے بھیڑیئے سے مار کھائی یوں اُس کے حصے میں نیک نامی (good name) کی جگہ بدنامی (bad name) آئی۔

حبِ جاہ (عزّت ملنے کی خواہش):

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے رَیوڑ (flock) میں اتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی تباہی حُبِّ مال وجاہ (یعنی مال و دولت اور عزّت و شہرت کی محبّت) مسلمان کے دین میں مچاتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳)

اس بات کی خواہش کرنا کہ گھروالوں اورخاندان میں میری واہ واہ ہو، تعریفیں ہوں، مجھے

www.farzuloom.net

اچھا سمجھا جائے۔یہ اچھی سوچ نہیں ہے۔ہونا یہ چاہئے کہ اگر خاندان میں تعریفیں ہوں تو اس پر اترایا(proud)نہ جائے بلکہ اللہ پاک کا شکریوں ادا کیا جائے کہ اس نے مجھے عزت دی۔

اس برائی سے بچنے کا طریقہ!! امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ ہر فساد(ہر برائی) کی جڑ(root)ہے (احیاء العلوم، کتاب ذم الجاء والریاء، ۳/ ۳۴۲)۔نیّت کیجیے ہر نعمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کرینگے، اِنْ شَاءَاللہ۔

حکایت:(۷) **حج کا سفر**

ایک تاجر(merchent)چند سالوں سے نفلی حج کا ارادہ رکھتا تھا،اس کی رقم سالوں سے کہیں پھنسی ہوئی تھی جو اسے مل نہیں رہی تھی، اس کا ارادہ تھا کہ وہ رقم مل جائے تو وہ حج پر جائے مگر وہ اسے حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوا۔ ایک سال اُسے اچھا نفع(profit)ہوا تو وہ حج کے لئے روانہ ہو گیا۔راستے میں ایک غریب خاندان کو دیکھا جن کے پاس زندگی گزارنے لئے کچھ سامان نہ تھا اور نہ کھانے پینے کی چیزیں،اس آدمی نے جمع کی ہوئی رقم اللہ پاک کو خوش کرنے کے لیے، ان خاندان والوں کی مدد کے لئے دے دی اور واپس گھر آگیا، رات سونے لیٹا تو نیند نہ آئی بس حج کے خیالوں میں بے چین(anxious)رہا، صبح اُٹھا نمازِ فجر ادا کرکے بازار گیا تو اس کی دکان پر وہ آدمی پہلے سے موجود تھا کہ جس نے اُسے رقم دینی تھی۔اُس نے ملاقات کے بعد رقم اُسے دے دی اور شکریہ ادا کر کے چلا گیا دوسری طرف وہ تاجر بھی واپس چلا گیا اور حج کا سفر دوبارہ شروع کر لیا اور یوں اُسے اپنے اخلاص(sincerity)کا پھل مل گیا۔

اخلاص(اللہ پاک کی خوشی کے لیے):

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! جب بھی کوئی کام کریں، اللہ پاک کو راضی(pleased)کرنے کے لئے اچھی اچھی نیّتوں سے کریں۔ اخلاص یہ ہے کہ بندہ نیکیاں صرف اور صرف اللہ پاک کے لئے کرے۔(مفھوماً مرقاۃ المفاتیح، کتاب العلم، ۱/ ۴۸۶)

اس اچھی عادت کو اپنانے کا بہترین طریقہ!! یہ ذہن بنائیں کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔نیّت کیجیے کہ ہر نیک

www.farzuloom.net

اور جائز کام اللہ پاک کو راضی کرنے کے لیے کریں گے، اِنْ شَاءَاللہ۔

حکایت:(۸) کھانا اور نماز

ایک عبادت گزار شخص اپنے نوکر کو لے کر بادشاہ کے ہاں دعوت میں گیا وہاں اُس نے بادشاہ کو دکھانے کے لئے کھانا تو کم کھایا البتہ نماز لمبی پڑھی۔ وہ دعوت سے گھر واپس پہنچا، تو اُسے بھوک بہت لگ رہی تھی لہٰذا اُس نے نوکر کو کھانا لانے کا کہا، اس بات پر اُس نوکر نے کہا: اگر آپ نے کم کھانا بادشاہ کی وجہ سے کھایا اور لمبی نماز بھی اُس کو دکھانے کے لئے پڑھی تو کھانا دوبارہ کھانے کے ساتھ ساتھ نماز بھی دوبارہ پڑھ لیجئے۔

ریا(لوگوں کے لیے نیک کام کرنا):

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! عبادت صرف اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے کرنی چاہئے۔ نہ یہ ذہن ہو کہ پیسے ملیں گے اور نہ یہ کہ سب واہ!! واہ!! کریں گے اور نہ یہ ذہن ہو کہ سب میری عزّت (respect) کریں گے اس لئے نماز اچھے انداز سے پڑھنا بری بات ہے بلکہ اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے نماز پڑھے۔ **فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:** اللہ پاک نے ہر رِیاکار (لوگوں کو دکھانے کے لیے عبادت کرنے والے) پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، ۳، ۲/ ۱۹۰، حدیث: ۷۴۸۴)

اس برائی سے بچنے کا طریقہ!! ذہن بنائیں کہ ریاکار (لوگوں کو دکھانے کے لیے عبادت کرنے والا) کتنا بیوقوف ہے گویا یہ شخص ثواب بیچ کر عذاب خرید رہا ہے اور اُن لوگوں کو خوش کرنے کی کوششیں کر رہا ہے جو اُسے اِن نیکیوں کا کچھ بدلہ نہیں دے سکتے! بلکہ دُنیا ہی میں ان لوگوں کو یہ پتا چل جائے کہ وہ اللہ کریم کے لیے عبادت نہیں کر رہا بلکہ لوگوں میں عزّت پانے کے لئے کر رہا ہے تو وہ لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے۔ نیّت کیجئے کہ ہر نیک کام صرف اور صرف اللہ پاک کے لئے کریں گے، اِنْ شَاءَاللہ۔

حکایت:(۹) امانت کی حفاظت سے مالامال ہوگیا

www.farzuloom.net

ایک شخص نے کہیں دور سفر پر جانا تھا اس نے دال کا ایک بہت بڑا بورا(sack) اپنے دوست کو بطورِ امانت دیا۔ کئی دن گزر گئے دوست واپس نہیں آیا، ایک دن اسے دال کی ضرورت پڑی، اس کے دل میں خیال آیا کہ اگر تھوڑی سی لے لوں گا تو کسی کو کیا پتہ چلے گا!! وہ کونسا وزن کر کے واپس لے گا لیکن اس نے امانت ہونے کی وجہ سے اس میں سے کچھ نہیں لیا۔ سفر سے واپسی پر وہ دوست ملنے آیا اور ساتھ سونے کی اشرفیوں(gold coins) کی ایک تھیلی لایا اور اپنے دوست کو یہ کہتے ہوئے دی کہ ”مجھے بہت نفع ہوا، اس لیے یہ تم رکھ لو۔“ اس نے دال کی بوری لا کے اُسے واپس دی تو اس نے کہا کہ ”تم یہ بھی رکھ لو۔“

امانت:

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! کوئی چیز کسی کو حفاظت کے لئے دینا(for taking care) یا کسی کی کوئی چیز کسی بھی طرح کسی کے پاس آجائے یہ امانت کہلاتی ہے مثلاً آپ کے دوست نے یہ کہہ کر آپ کو کتاب دی: یہ پکڑو میں آرہا ہوں۔ تو اب آپ کے دوست کی کتاب آپ کے پاس امانت ہے۔ امانت صرف چیزوں میں نہیں ہوتی، راز کی باتوں (secrets) میں بھی ہوتی ہے مثلاً: دوست نے آپ کو کوئی بات بتائی اور کہا کہ کسی کو مت بتانا تو اب یہ امانت ہے کسی کو بتائیں گے تو امانت میں خیانت ہو گی۔

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: منافق کی تین علامتیں ہیں: (۱)جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲)جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (۳)جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب خصال المنافق، ص ۵۳، حدیث: ۲۱۱، ۲۱۴)

اس اچھی عادت کو اپنانے کا بہترین طریقہ!! امانت میں خیانت کرنا بہت بری بات ہے۔ یاد رہے کہ ”اللہ دیکھ رہا ہے۔“ **نیّت کیجیے** کہ ہم بھی امانت دار بنیں گے، اِنْ شَاءَاللّٰہ۔

حکایت:(۱۰) **عقل مند لڑکا**

ایک لڑکا گائوں میں صرف اپنے ہی کام کو پسند کرتا، اپنے آپ کو بہت عقل مند(wise) سمجھتا اور اپنے

www.farzuloom.net

کاموں پر بہت فخر (pride) کرتا۔ ہر وقت یہ سوچتا اور کہتا رہتا دیکھو میں نے یہ کام کیسا بہترین کیا۔ گاؤں میں اس کی عادت کو کوئی پسند نہیں کرتا تھا، گاؤں کے بوڑھے اس کو سمجھاتے کہ اپنی عادت کو بدلو لیکن اس کو کسی کی بات سمجھ نہ آتی۔ ایک دن یہ شخص جنگل گیا اور بھٹک گیا، دو تین لوگ اس کو وہاں ملے لیکن اپنی عادت کی وجہ سے اس نے، اُن سے راستہ تک نہ پوچھا بالآخر جب وہ بھوکا پیاسہ دو دن بعد گھر پہنچا تو اسے اپنی غلطی کا احساس (realization) ہو چکا تھا اور اس نے اپنی عادت پر شرمندہ ہو کر توبہ کی۔

عجب (اپنی خوبیوں کو اپنا کمال سمجھنا):

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! ہر نعمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اپنا کمال (excellence) نہیں سمجھنا چاہیے۔

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: خود پسندی کرنے والا اللہ پاک کی ناراضی کا منتظر (انتظار کرنے والا) ہوتا ہے۔ (معجم صغیر، باب العین من اسمہ عمر، ۱/۱۸۹)

اس برائی سے بچنے کا طریقہ!! یہ ذہن بنائیں کہ ہر نعمت اللہ پاک نے دی ہے۔ اگر انسان طاقت ور (strong) ہو یا خوبصورت (beautiful) تو یہ اللہ پاک ہی کے کرم سے ہے۔ **نیت کیجیے** کہ ہم ہر نعمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کریں گے، اِنْ شَآءَاللّٰہ۔

حکایت: (۱۱) سچ بولنے کا فائدہ

ایک بچہ ہمیشہ سچ بولتا تھا، کیسا ہی مشکل وقت آجائے اس کی سچ بولنے کی عادت نہیں چھوٹتی تھی۔ ایک بار وہ گلی کے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اچانک اُسی بچے سے کسی کے گھر کا شیشہ ٹوٹ گیا، فوراً گھر سے اَنکل (uncle) آگئے۔ سب دوستوں نے بولا کہ آگے پیچھے ہو جاؤ، اَنکل پوچھیں تو بول دینا کہ ہمیں نہیں معلوم لیکن جب انکل نے بچے سے کہا سچ بتاؤ میں کچھ نہیں کہوں گا تو اس بچے نے اَنکل کو سب کچھ سچ سچ بتا دیا اور اَنکل نے بھی اس کی سچ کی عادت کو پسند کرتے ہوئے، اسے معاف کر دیا۔

صدق:

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! اگر آپ کو لگے کہ "میں سچ بولوں گا تو پھنس (in trouble) جاؤں گا۔" تب بھی سچ بولیں کہ سچ بولنے کے بہت فائدے ہیں۔

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ (safe) ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۹، حدیث: ٦٦٥٢)

اس اچھی عادت کو اپنانے کا بہترین طریقہ!! سچ بولنا نجات (deliverance) دلانے اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔ **نیت کیجیے** کہ ہم ہمیشہ سچ بولیں گے، اِنْ شَآءَاللہ۔

حکایت: (۱۲) دوسروں کو گھٹیا سمجھنے کا نقصان

ایک شخص جو بہت گنہگار تھا، ایک مرتبہ بہت عبادت کرنے والے شخص کے پاس سے گزرا، تو دیکھا کہ اس پر ایک بادل سایہ (shade) کیے ہوئے ہے۔ اس گنہگار شخص نے اپنے دل میں سوچا: "میں بہت گنہگار ہوں اور یہ بہت نیک آدمی ہیں، اگر میں ان کے پاس بیٹھوں تو امید (hope) ہے کہ اللہ پاک مجھ پر بھی رحم فرمادے۔" یہ سوچ کر وہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نیک آدمی کو بہت بُرا لگا اور دل میں یہ خیال آیا کہ کہاں مجھ جیسا عبادت کرنے والا اور کہاں یہ گنہگار! چنانچہ اس نے گنہگار شخص کو کہا: "یہاں سے اٹھ جاؤ۔" یہ سُن کر وہ گنہگار وہاں سے اُٹھ کر گیا تو بادل بھی اسی کے ساتھ چلا گیا اور یہ عبادت کرنے والا دیکھتا رہ گیا۔

تکبر (دوسروں کو گھٹیا سمجھنا):

پیارے بچو اور اچھی بچیو!! خُود کو بہتر اور دوسروں کو گھٹیا (inferior) جاننے کا نام تکَبُّر ہے۔ تکَبُّر کرنے والے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی خادم بغیر اِجازت بادشاہ کا تاج پہن کر اُس کے شاہی تخت (throne) پر بیٹھ

جائے، تو جس طرح یہ غُلام بادشاہ کی طرف سے سخت سزا پائے گا بالکل اِسی طرح تکبر کرنے والا شخص اللہ پاک کی طرف سے سزا کا حقدار ہو گا۔

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۱، حدیث ۱۴۷)

اس برائی سے بچنے کا طریقہ !! یہ ذہن بنائیں کہ ہر نعمت اللہ پاک نے دی ہے۔ مجھے اس پر اِترا کر اللہ پاک کو ناراض نہیں کرنا چاہیے۔ **نیّت کیجیے** کہ ہم تکبّر نہیں کرینگے۔

---

www.farzuloom.net